ہماری عید الضحیٰ

(ایک فرزند رحمانیہ کے قلم سے)

جب کوئی شخص اپنے بال بچوں، عزیزوں اور رشتہ داروں سے دور ہو اور اس درمیان میں عیدین کا موقع آجائے تو اس کے دل پر ایک چوٹ سی لگتی ہے۔ اور کچھ کھویا سا معلوم ہونے لگتا ہے۔ اور افسوس کے ساتھ یہ مصرع دہراتا رہتا ہے:- ہم تو پردیسی ہیں ہماری عید کیا؟

قسمت سے اگر وہ عربی کا طالب علم ہے، تو اس کی کس مپرسی کا تو پوچھنا ہی نہیں۔ کم از کم دہلی کا حال تو ہم جانتے ہیں کہ جہاں بقر عید کے دن خدا جانے کتنے ہزار جانور ذبح ہو جاتے ہونگے، لیکن کتنے مدرسوں میں رہنے والے غریب طالب علموں کو گوشت کی ایک بوٹی بھی نہیں پہنچتی۔ مجھے دہلی میں یہ دیکھکر بڑی حیرت ہوتی ہے کہ بقر عید کے دن بھی قصائیوں کی دکانیں کھلی رہتی ہیں، اور سینکڑوں غریب جو قربانی کرنے کی طاقت نہیں رکھتے، سیر آدھ سیر گوشت اپنے بال بچوں کیلئے خرید کر لیجاتے ہیں۔ حالانکہ قربانیاں کرنیوالے اگر اپنے اپنے محلوں میں اپنے غریب پڑوسیوں کا ذرا سا خیال کرلیں تو آج مسلمانوں کا کوئی گھر کیا معنی، کوئی بچہ بھی ایسا باقی نہ رہ جائے۔ جسے قربانی کا گوشت نصیب نہ ہو۔

خدا غریق رحمت کرے محترم جناب شیخ عطاء الرحمٰن صاحب مرحوم و مغفور کو جنھوں نے اپنے مدرسہ کے غریب الوطن طالب علموں کے ساتھ بھی اپنے بچوں کا سا سلوک کرنے کی رسم ڈالی۔ جو بڑی فیاضی کے ساتھ قربانیاں کرتے، اور گوشت غریبوں میں تقسیم کرتے تھے۔ آج ان کے سچے جانشین عالیجناب شیخ حاجی عبدالوہاب صاحب (بارک اللہ فیہ) بھی ان کی پوری پوری قائمقامی کر رہے ہیں۔ انھیں کی نوازشات کی بدولت ہم بے وطنوں کو، پردیس میں بھی وطن کا لطف آجاتا ہے۔ ابھی ذی الحجہ کا چاند نظر بھی نہیں آتا کہ جناب مہتمم صاحب قربانی کیلئے دنبوں کی خریداری شروع کر دیتے ہیں، اور ہم کو عید الضحیٰ کی آمد آمد کی مسرتوں کا احساس گدگدانے لگتا ہے اور دن بدن بڑھتا جاتا ہے۔ بس اسی انداز سے اس سال بھی ہماری یہ عید گذری۔ آیئے آپ کو بھی کچھ اس کی تفصیل سناؤں۔

ذی الحجہ کا چاند نظر آجانے پر طلبہ نے روزے رکھنے شروع کر دیئے۔ روز بروز روزے داروں کی تعداد بڑھتی گئی یہانتک کہ نویں تاریخ کو تو بجز چند معذورین کے سارا مدرسہ روزے سے تھا۔ ۸ ذی الحجہ کو جمعیۃ الخطابۃ کا ایک شاندار خصوصی اجلاس منعقد ہوا، جس میں حضرت ابراہیم خلیل اللہ اور حضرت اسمٰعیل ذبیح اللہ علیہما الصلوٰۃ والسلام کے اسوۂ حسنہ پر عربی و اردو تقریریں ہوئیں۔ مدرسہ کے شعراء نے بھی بڑی دلچسپی سے حصہ لیا۔ اور حسب حال طبعزاد نظمیں سنائیں، جس سے محفل کی رونق دوبالا ہو جاتی تھی۔ اجلاس کے آخر میں جناب صدر نے انعامات تقسیم کئے۔ اس خصوصی اجلاس کا پروگرام

بھی نہایت دیدہ زیب تھا۔

۱۰ ار کی صبح کو تمام طلبہ و مدرسین نماز عید پڑھنے کیلئے اکٹھے ہو کر بلند آواز سے تکبیریں پکارتے ہوئے مصلّے (عیدگاہ) پہنچے۔ نماز و خطبہ سے فارغ ہو کر جب مدرسہ واپس آئے تو ناشتے کیلئے مہتمم صاحب کی طرف سے مٹھائیوں کا انتظام تھا نو بجے تک دنبے کا گوشت بھی آگیا جس کا قورما پکوایا گیا۔ اور تافتان و کھیر کے ساتھ سب لوگوں نے سیر ہو کر کھایا۔ تقریباً ڈیڑھ بجے جناب مہتمم صاحب اپنی خاص کار میں تشریف لائے۔ آپ کے آتے ہی غریب پردیسیوں کے دل میں مسرت و انبساط کی ایک لہر دوڑ گئی۔ آپ نے تمام طالب علموں کو اپنے پاس بلایا۔ اور اپنے ہاتھ سے سب کو ایک ایک روپیہ عیدی عنایت فرمایا۔ طالب علموں کی حوصلہ افزائی کرتے ہوئے آپ نے یہ بھی فرمایا کہ اگر لڑکے اپنی خوشی منانے کیلئے خود کچھ پکانا چاہیں تو میں ان کیلئے الگ بھی گوشت بھیجدوں، چنانچہ جن جن لڑکوں نے خواہش ظاہر کی دوسرے دن ان کیلئے الگ اپنے گوشت بھجوادیا۔ آپ نے یہ بھی کہا کہ اگر گوشت کھانے سے جی اکتا جائے تو پھر دوسری کوئی چیز کہو میں پکوادوں۔ ہماری درخواست پر آپ نے ۱۲ ار کو بریانی پکوانے کا حکم دیدیا۔

اساتذہ کیلئے موسم کے لحاظ سے پہلے ہی گرم شیروانیاں تیار کرائی گئی تھیں۔ الغرض رحمانیہ کے عالی حوصلہ مہتمم کی بدولت بحمد اللہ ہماری عید حقیقی معنوں میں عید ہوئی۔ اور ہماری اس تعطیل کے پانچ دن اس شادمانی کے ساتھ گذرے کہ ہمارے دل کی گہرائیوں سے جناب مہتمم صاحب کے حق میں دعائیں نکل رہی ہیں۔ اَللّٰھُمَّ تَقَبَّلْ مِنَّا اِنَّكَ اَنْتَ السَّمِیْعُ الْعَلِیْمُ

(بقیہ مضمون مردم شماری ص۲۳) وہ مسلمانوں کے ناموں کو درج کرنے میں بڑی بے ایمانیاں کرینگے خاصکر دیہاتوں میں جہاں کے مسلمان عام طور سے جاہل ناواقف اور ان پڑھ ہیں۔ وہاں تو یہ اپنی من مانی کارروائیاں کرینگے اسلئے میں ہر گاؤں اور دیہات کے ان پڑھے لکھے مسلمانوں سے جو معاملہ کو سمجھ سکیں پُر زور درخواست کرتا ہوں کہ اس کا انتظام کریں کہ مردم شماری کے دنوں میں کم سے کم اپنے گاؤں اور دیہات میں مردم شماری کرنیوالے کے ساتھ ساتھ رہیں اور برابر دیکھتے رہیں کہ ٹھیک ٹھیک اندراج کر رہا ہے یا نہیں۔ اگر کوئی بے عنوانی کرے تو فوراً اعلیٰ حکام کو اس کی رپورٹ کی جائے۔ یاد رکھئے کہ اس وقت مسلمانوں کی سب سے بڑی خدمت یہی ہے کہ ان کی مردم شماری صحیح صحیح ہو جائے۔ اگر اس کام میں مسلمانوں سے چوک ہو گئی یا انھوں نے لاپرواہی سے کام لیا تو پھر اس کا انجام نہایت خطرناک اور افسوسناک ہو گا۔ ہندو اس مردم شماری میں مسلمانوں کی تعداد کم سے کم دکھانے کیلئے ایڑی چوٹی کا زور لگا رہے ہیں پس مسلمانو!

ہوشیار۔ ہوشیار۔ ہوشیار